TRANSLATE PARAGRAPH INTO ENGLISH

1

میرے گھر کے سامنے ایک باغ ہے۔ اس میں بہت سے پودے اور درخت ہیں۔ بہار کے موسم میں کئی رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ ان کی خوشبو اردگرد پھیل جاتی ہے۔ شام کو باغ آدمیوں، عورتوں اور بچوں سے بھر جاتا ہے۔ لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں اور لطف اٹھاتے ہیں۔ بچے باغ میں دوڑتے ہیں۔ اب وہ یہاں ہیں اور دوسرے لمحے وہ باغ کے دوسرے کونے میں ہیں۔ ہر شام میں بھی باغ میں سیر کے لیے جاتا ہوں۔ بہت سے مالی باغ کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

There is a garden in front of my house. There are many plants and trees in it. Flowers of many colours bloom in spring season. Their fragrance spreads in all around. The garden is full of men, women and children in the evening. People walk about here and there and enjoy themselves. Children run in the garden. This moment they are here and the next moment they are in the other corner of the garden. I also go to the garden for a walk daily in the evening. Many gardeners look after the garden.

2

زندگی کے نشیب و فراز میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب انسان بالکل ناامید ہو جاتا ہے۔ اسے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے اور اس کی مقابلے کی سکت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ بات انسان کی عظمت کے خلاف ہے۔ دنیا میں جتنی بھی ترقی ہوئی ہے وہ اس عزم و ہمت کا نتیجہ ہے جو کہ اللہ تعالی نے انسان کو عطا فرمائی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ کبھی ہمت نہ ہارے بلکہ مردانہ وار ناکامیوں کا مقابلہ کرے۔ اللہ تعالی ایک دن ضرور کامیابی عطا کرے گا۔

In the ups and downs of life there come such moments when one gets completely disappointed. He sees darkness everywhere and he loses his power of resistance. This is against the dignity of man. All the progress in the world is the result of determination and perseverance which God has blessed man. Man should never lose heart. On the other hand, he should face manfully all the failures. God Almighty will surely bestow success on him one day.

3

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گیدڑ ایک دریا کے کنارے رہتا تھا۔ دریا کے دوسرے کنارے پر خربوزے کے بہت سے کھیت تھے۔ دریا گہرا اور چوڑا تھا۔ وہ دریا عبور نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنے دوست اونٹ سے کہا۔ اگر تم مجھے دریا کے دوسرے کنارے لے چلو تمہیں بہت شکر گزار ہوں گا۔ اونٹ رضامند ہوگیا۔

Once upon a time there lived a jackal on the river bank. There were many fields of melons on the other side of the river. The river was deep and wide. The jackal wanted to eat melons to his fill. He could not cross the river. One day he said his friend camel. "I shall-be very thankful to you if you take me to the other side of the river". The camel agreed. The jackal jumped onto the back of the camel. The camel wadded through the river and reached the other bank of the river. The jackal went into the fields of melons and began to eat heartily.

4

ڈر ہے کہ چند سال بعد دنیا کا تیل ختم ہو جائے گا۔ ہر ملک یہ کوشش کر رہا ہے کہ تیل کے مزید ذخیرے دریافت کرے۔ معلوم نہیں کہ یہ کوشش کس حد تک کامیاب ہوگی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی تیل کی ضرورت کو کم کریں۔ صنعت و زراعت میں تیل کی کھپت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ نجی ضرورتوں کو کم کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ باہر سے کاروں کی جگہ بسیں درآمد کریں تاکہ طالب علموں کے لیے بسوں کی سہولت کو بہتر بنایا جا سکے۔

It is feared that the oil in the world will run out after a few years. Every country is trying to find out more oil reserves. It is not known to what extent this effort will succeed. The need of hour is that we should cut short our oil requirements. In the industry and agriculture, the consumption of oil cannot be reduced. Anyhow, private needs can be minimized. We should import from outside buses instead of cars, so that the facility of the provision of buses for the students be improved upon.

5

میں دسویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔ جس سکول میں میں پڑھتا ہوں وہ شہر کا ایک مشہور سکول ہے۔ میری جماعت کو چار استاد پڑھاتے ہیں۔ وہ سب کے سب بہت قابل ہیں۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ مسٹر زید پسند ہیں۔ وہ ہمیں انگریزی اور حساب پڑھاتے ہیں۔ ان کے پڑھانے کا طریقہ اتنا اچھا ہے کہ جو کچھ وہ پڑھاتے ہیں فورا یاد ہوجاتا ہے۔ اس لیے ان کی جماعت کا نتیجہ سو فی صد ہوتا ہے۔

I study in the tenth class. The school in which I study is a famous school of the city. Four teachers teach my class. They all are very able. But 1 like Mr. Zaid the most. He teaches us English and Mathematics. His method of teaching is so nice that we learn there and then whatever he teaches. This is why the result of his class is hundred percent.

6

ایک کنجوس تھا۔ ایک دفعہ اس کا بٹوا گم ہوگیا۔ بٹوے میں ایک سو روپے تھے۔ اس نے اعلان کیا جو میرا بٹوا ڈھونڈ کر لائے گا میں اسے دس روپے دوں گا۔ ایک دن ایک کسان اس کا بٹوا لے کر آیا۔ کنجوس نے بٹوا دیکھا۔ اس نے پورے سو روپے تھے۔ جب کسان نے اپنا انعام مانگا تو کنجوس نے کہا۔ میرے بٹوے میں ایک سو دس روپے تھے۔ اب صرف سو روپے ہیں تم پہلے ہی دس روپے لے چکے ہو۔

There was a miser. Once he lost his purse. There were one hundred rupees in the purse. He announced, "One who finds my purse will get ten rupees as a reward." One day a farmer came with the purse. The miser saw his purse. There were exactly one hundred rupees in it. When the farmer asked for his reward the miser said, "There were one hundred and ten rupees in my purse. Now it has only one hundred rupees. You have already taken ten rupees."

7

انارکلی لاہور کا مصروف ترین بازار ہے۔ یہ ہمیشہ لوگوں سے بھرا رہتا ہے۔ دکانیں رات گئے تک کھلی رہتی ہیں۔ آپ یہاں تقریباً ہر قسم کی چیز خرید سکتے ہیں۔ کچھ لوگ یہاں سے اشیاء خریدنے آتے ہیں۔ لیکن بہت لوگ صرف سیروتفریح کے لئے آتے ہیں۔ انارکلی میں بہت سے پھیری لگانے والے بھی ہوتے ہیں۔ وہ بٹن، فیتے، سوئیاں، کلپ اور اس قسم کی دوسری اشیاء بیچتے ہیں۔ کچھ جیب تراش بھی انارکلی میں آتے ہیں۔ اگر آپ انارکلی جائیں تو جیب تراشوں سے ہوشیار رہیں۔

Anarkali is the busiest bazar of Lahore. It is always full of people. The shops remain open till late at night. You can buy almost every kind of things from here. Some people come here to buy things from the shops, but a lot of people come here just for recreation. There are many hawkers in Anarkali. They sell button, laces, needles, clips and other articles of such kind. Some pick pockets also come to Anarkali. If you go to Anarkali beware of these pick pockets.

8

والدین کی عزت کرنا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔ وہ ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں۔ وہ ہمیں خوراک دیتے ہیں۔ وہ ہمیں لباس دیتے ہیں۔ وہ ہمیں تمام چیزیں مہیا کرتے ہیں۔ جن کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے وہ ہمیں سکول بھیجتے ہیں۔ تاکہ ہم تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کی خدمات کریں۔ اس سے ہمیں راحت ملے گی۔

It is our moral duty to respect our parents. They take great care of us. They feed us. They provide us clothes. They provide us all those things that we need. They send us to school so that we may serve them after the completion of our education. It will give us comfort.

9

ایک دفعہ دو دوست سفر پر روانہ ہوئے۔ انہوں نے ایک دوسرے سے وعدہ کیا کہ وہ ایک دوسرے کی مصیبت میں مدد کریں گے۔ وہ ایک جنگل میں پہنچے۔ انہوں نے ایک ریچھ کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ ان میں سے ایک بھاگا اور درخت پر چڑھ گیا۔ اس کا دوست درخت پر نہ چڑھ سکا۔ وہ لیٹ گیا اور دم سادھ لیا۔

Once two friends set on a journey. They promised to stand by each other through thick and thin. They reached a jungle. They saw a bear coming towards them. One of them ran and climbed up a tree. His friend could not climb up the tree. He lay down and held his breath.

10

شہر آنے سے پہلے ہم گاؤں میں رہتے تھے۔ گاؤں میں ہم لوگ بہت خوش تھے۔ ہم صبح سویرے اٹھتے تھے۔ ہاتھ منہ
دھو کر نماز پڑھتے، پھر سرسبز کھیتوں میں سیر کے لیے نکل جاتے۔ دوپہر کو درختوں کی چھاؤں میں سوتے تھے۔ گاؤں
کے پاس ایک ندی بہتی تھی۔ اس کا پانی صاف اور ٹھنڈا تھا۔

We lived in a village before coming to the city. We were very happy in the village. We got up early in the morning. After washing our hands and face we offered our prayer. Then we went out in the green fields for a walk. At noon we slept under the shade of trees. A stream flowed near the village. Its water was clear and cold.

11

ایک دفعہ ایک کو لپیاسا تھا۔ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑا لیکن اس کو پانی نہ ملا۔ بالآخر وہ ایک باغ میں پہنچا۔ وہاں
اس نے پانی کا ایک گھڑا دیکھا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اس نے گھڑے میں دیکھا۔ پانی اتنا نیچے تھا کہ اس کی چونچ پانی
تک نہ پہنچ سکی۔ کوا سیانا تھا۔

Once upon a time a crow was thirsty. It flew away from one place to the other but could not find water anywhere. At last it reached a garden. There it saw a pitcher of water. It was very happy. It peeped into the pitcher. He water was so low that its beak could not reach it. The crow was wise it hit upon a plan.

12

اڑھائی سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزرا ہے۔ جرمنی کے ایک چھوٹے سے قصبے میں ایک لڑکا رہتا تھا۔ اس کا نام جارج فریڈرک ہینڈل تھا۔ اس کے والد مشہور ڈاکٹر تھے۔ بوڑھے ڈاکٹر نے ایک دن اپنے بیٹے سے کہا جارج تم بھی ایک دن شہرت پاؤ گے۔ شاید تم بھی بڑے ڈاکٹر بنو گے یا جج۔ جارج نے جواب دیا "میں نہ ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں نہ جج میں اپنی زندگی موسیقی کے لئے وقف کرنا چاہتا ہوں" اور وہ واقعی ایک دن بڑا موسیقار بن گیا۔

More than 250 years ago there lived a boy in a small village of Germany. His name was George Frederick Handle. His father was a famous doctor. One day the old doctor said to his son. "George you will also earn a name. Perhaps you will be a great doctor or a judge". George replied, "I neither want to become a doctor, nor a judge. I wish to devote my life to music. "He really became a great musician one day.

13

کراچی ایک خوبصورت اور اہم شہر ہے۔ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ بحیرۂ عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ یہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ یہاں نسیم بری اور نسیم بحری چلتی رہتی ہیں۔ ایک وقت کراچی پاکستان کا دارالحکومت تھا۔ یہ ایک بندرگاہ ہے۔ دوسرے ملکوں سے ہماری تجارت اسی بندرگاہ کے ذریعے ہوتی ہے۔ ہمارے

محبوب رہنما قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کراچی میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا مزار بھی اسی شہر میں ہے۔ جو لوگ بھی کراچی جاتے ہیں، قائد اعظم کے مزار پر فاتحہ پڑھتے ہیں۔

Karachi is an important and beautiful city. Karachi is the biggest city of Pakistan. It is situated on the Arabian Sea. Its climate is temperate, land breeze and sea breeze blow here. Once Karachi was the capital of Pakistan. It is a sea port. Our trade with other countries is carried through this port. Our beloved leader Quaid-i-Azam was born at Karachi. His tomb is also in this city. Those who go to Karachi offer "Fateha" at the tomb of Quaid-i-Azam.

14

جوہری توانائی کو انسان کے فائدے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے دنیا کو تباہ کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جوہری توانائی ہمارے لئے بجلی پیدا کر سکتی ہے۔ کراچی میں ایک بجلی گھر ہے۔ آج کل جوہری توانائی سے پیدا کی جانے والی بجلی سستی ہونے کے امکان موجود ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ جوہری توانائی کا صرف پرامن مقاصد کے لئے استعمال کریں۔

Atomic energy can be used for the benefit of mankind. It can also be used for the destruction of the world. Atomic energy can produce electricity for us. There is an atomic energy power house in Karachi. There are possibilities of cheap electricity produced by atomic energy now-a-days. We should use atomic energy only for peaceful purposes.

15

انور میرا سب سے بہترین دوست ہے۔ اس کے والد ایک استاد ہیں۔ وہ بہت نیک اور ایماندار آدمی ہیں۔ انور ہمارے گھر کے قریب رہتا ہے۔ اس کا مکان بہت اچھا اور خوبصورت ہے۔ ہم اکٹھے سکول جاتے ہیں۔ شام کو میں اس کے گھر جاتا ہوں۔ ہم اکٹھے پڑھتے ہیں۔ وہ امتحان میں ہمیشہ اول آتا ہے۔ وہ صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے۔

Anwar is my best friend. His father is teacher. He is a very noble and honest man. Anwar lives near our house. His house is very good and beautiful. We go to school together. I go to his house in the evening and we study together. He always stands first in the examination. He wears neat and clean clothes.

16

دودھ ایک مکمل غذا ہے۔ یہ میٹھا اور لذیز ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ ہم زیادہ تر دودھ گائے اور بھینس سے حاصل کرتے ہیں۔ دودھ ہمیں صحت مند اور طاقتور بناتا ہے۔ ہم اس سے دہی، مکھن اور پنیر بھی بناتے ہیں۔ بچوں اور مریضوں کے لیے دودھ بیش قیمت غذا ہے۔ دودھ کو ہمیشہ ابال کر استعمال کرنا چاہیے۔

Milk is a perfect diet. It is sweet and delicious. Its colour is white. Mostly we get milk from cows and buffaloes. Milk makes us healthy and powerful. We get curd, butter and cheese from it. It is a precious diet for the children and patients. Milk should always be used after boiling.

17

شیر ایک طاقتور جانور ہے۔ یہ دیکھنے میں بہت خوفناک نظر آتا ہے۔ اس کی گردن پر لمبے لمبے بال ہوتے ہیں۔ یہ افریقہ اور ایشیا کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ غاروں میں رہتا ہے۔ اسے جنگل کا بادشاہ کہتے ہیں۔ یہ انسان کا بڑا دشمن ہے۔ لیکن شکاری اس کے بچوں کو چرا لیتے ہیں۔ وہ ان کو سدھاتے ہیں اور سرکس میں ان سے کام لیتے ہیں۔

Lion is a powerful beast. It looks very dangerous. There is long hair on its neck. It is found in the forests of Africa and Asia it lives in caves. It is called the king of forest. It is the worst enemy of man. But the hunters steal its cubs. They train them to work in the circus.

18

ایک نوجوان باغ میں بیٹھا تھا۔ وہ کچھ فکر مند تھا۔ کچھ دیر کے بعد ایک بوڑھا آدمی باغ میں داخل ہوا۔ اس نے نوجوان کو ایک خط دیا۔ نوجوان نے خط کھولا اور اسے پڑھا۔ وہ خط پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ اس کی فکرمندی کے آثار غائب ہوگئے۔ اس نے بوڑھے آدمی کا شکریہ ادا کیا۔

A young man was sitting in the garden. He was a bit worried. After some time, an old man entered the garden. He gave a letter to the young man. The young man opened the letter and read it. He was very happy to read it. His signs of anxiety disappeared. He thanked the old man.

19

لاہور ایک پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ یہ دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے۔ اس شہر میں بہت سی تاریخی عمارتیں ہیں۔ بادشاہی مسجد دنیا کی سب سے بڑی مسجدوں میں سے ایک ہے۔ شاہی مسجد کے پاس ہی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اقبال نے ہم کو پاکستان کا تصور دیا تھا۔ قرارداد پاکستان لاہور میں ہی منظور کی گئی تھی۔ مینار پاکستان اسی قرارداد کی یاد میں تعمیر کیا گیا۔ یہ اقبال پارک میں تعمیر کیا گیا۔

Lahore is an old and historical city. It is situated on the bank of the Ravi. It is the capital of Punjab province. There are many historical buildings in this city. Badshahi Mosque is one of the biggest mosques in the world. The tomb of Allama Iqbal lies near Shahi Mosque. Iqbal gave us the idea of Pakistan. The Pakistan Resolution was also passed in Lahore. Minar-i-Pakistan is built in the memory of this resolution. It has been built in the Iqbal park.

20

الہ دین چین کے شہر بیجنگ میں رہتا تھا۔ اس کا والد درزی کا کام کرتا تھا۔ وہ بہت محنتی شخص تھا۔ الہ دین ابھی چھوٹا ہی تھا کہ اس کے والد کا انتقال ہوگیا۔ الہ دین اور اس کی والدہ نے بہت افلاس کی زندگی گزاری۔ الہ دین بہت کاہل تھا۔ وہ تمام دن گلیوں میں کھیلتا اور کوئی کام نہیں کرتا تھا۔ البتہ وہ جسمانی طور پر مضبوط اور طاقتور تھا۔

Allah Din lived in a city of China named Beijing. His father was a tailor. He was very hard-working man. His father died when Allah Din was still a child. Allah Din and his mother led a life of poverty. Allah Din was very lazy. He played in the streets the whole day and did nothing. However, he was physically very strong and powerful.

21

چڑیا گھر میں ہم نے بہت سے جانور دیکھے تھے۔ یہ جانور ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ہم سب بہت خوش ہوئے۔ میرا چھوٹا بھائی خاص طور پر خوش ہوا۔ جب اس نے مور دیکھا تو خوشی سے اچھلنے لگا۔ اس نے اباجان سے کہا ابا جان کیا آپ مجھے ایک مور خرید کر دے سکتے ہیں؟ یہ بہت خوبصورت جانور ہے۔ اباجان نے بتایا کہ یہ مور بیچنے کے لئے نہیں ہیں۔

We saw many animals in the zoo. We had never seen them before. We all were very happy. My younger brother especially became happy. When he saw a

peacock, he began to jump with happiness. He said to the father, "Father. Can you buy me a peacock'? It is a very beautiful animal. "The father told him that these peacocks were not for sale.

22

میری والدہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہیں۔ وہ ہمیشہ میری صحت کا خیال رکھتی ہیں۔ ایسی خوراک پکاتی ہیں جو میں پسند کرتا ہوں لیکن مجھے زیادہ کھانے سے روکتی ہیں۔ مجھے اچھے اچھے کپڑے دیتی ہیں۔ زیادہ قیمتی کپڑوں کے خلاف ہیں۔ مجھے باقاعدہ کتابیں پڑھاتی ہیں۔ میں انگریزی میں ذرا کمزور ہوں۔ لہذا انہوں نے میرے لئے ایک استاد رکھا ہے۔ مجھے روزانہ پڑھنے کی تاکید کرتی ہیں۔

My mother loves me very much. She always looks after my health. She cooks that food which I like. But she prevents me from over eating. She gives me good clothes. She is against costly clothes. She teaches me books regularly. I am a bit weak in English. Therefore, she has arranged a tutor for me. She reminds me to study daily.

23

اورنگزیب بڑا نیک دل اور خدا ترس بادشاہ تھا۔ وہ بہت سویرے جاگتا اور خدا کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے عہد حکومت میں یہ حکم جاری کر رکھا تھا کہ صبح بستر سے اٹھ کر خدا کی عبادت کرو۔ اور نیک کام کرو تاکہ سارا دن خوشی

خوشی گزر جائے۔ وہ خود سورج نکلتے ہیں دربار لگاتا۔ غریبوں، محتاجوں اور مظلوموں کی فریاد سنتا۔ وہ ان سے محبت سے پیش آتا۔ نہایت توجہ سے ان کا حال پوچھتا اور ان کی مرادیں پوری کرتا۔

Aurang Zeb was a very good natured and God-fearing King. He got up early in the morning and worshipped God. During his- reign he had issued an order to get up early in the morning, worship and do good deed so that the whole day may pass in happiness. He himself held court with the sunrise. He heard the petition of the poor, needy and the oppressed. He treated them with love. He asked them about their affairs with great attention and fulfilled their desires.

24

یہ نوجوان قائداعظمؒ کو قتل کرنے کے ارادے سے آیا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ کوئی آس پاس نہیں ہے اس نے تیزی سے چاقو نکالا۔ وہ قائداعظمؒ کی طرف لپکا۔ اللہ تعالی نے قائداعظمؒ کو بہت عقل اور حوصلہ عطا کیا تھا۔ انہوں نے اپنا لمبا بازو بڑھا کر قاتل کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ انہوں نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کو آواز دی۔ مجرم کو گرفتار کرلیا گیا۔ تمام لوگوں نے دیکھ لیا کہ قائداعظمؒ بہادر انسان تھے۔

This young man came to murder the Quaid-i-Azam. When he saw that there was no one nearby, he pulled out a knife hurriedly. He pounced upon the Quaid-i-Azam. God had gifted the Quaid-i-Azam with great wisdom and courage. He stretched out his long arm and gripped the murder's hand firmly. He called his

private secretary. The criminal was arrested. All people saw that the Quaid-i-Azam was a brave man.

25

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نے آپ کی پرورش کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پچیس برس کے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کرلی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں پیغمبر ہوں میری بات غور سے سُنو۔ خدا ایک ہے اس کی عبادت کرو۔

Hazrat Muhammadﷺ was born at Makkah. Hisﷺ father's name was Abdullah. Hisﷺ grandfather brought Himﷺ up. When Heﷺ was 25 years old, he ﷺ married Hazrat Khadija رضی اللہ تعالی عنہا. When heﷺ was 40, Heﷺ said, "I am a Prophet. Listen to me carefully. God is one and worship him."

26

پرانے زمانے میں کابل میں ایک سوداگر رہتا تھا۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ سوداگر کے بیٹے کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا۔ باپ نے اس کو پوری توجہ سے پڑھایا۔ اسے اچھے اچھے استادوں کے پاس بھیجا۔ اچھے اچھے مدرسوں میں تعلیم دلوائی اور اچھی سے اچھی کتابیں مہیا کیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جوان ہوتے ہوتے اس زمانے کے اکثر علوم میں ماہر

ہو گیا۔ اس کے علم کی شہرت بادشاہ تک پہنچی تو وہ بہت خوش ہوا۔ بادشاہ نے سوداگر کے بیٹے کو وزیر بنا لیا اور اپنا
ہر کام اس کے مشورے سے کرنے لگا۔

In the olden times there lived a merchant in Kabul. He had a son. His son was fond of reading and writing since his childhood. His father got him educated with full attention. He sent him to good teachers and got him educated in better institutions and provided him with good books. The result was that when he grew up, he became master of knowledge in many subjects of that time. When the king came to know of his fame in knowledge, he was much pleased. The king made him his minister. He began to do his every job with his consultation.

27

یہ ہمارا مکان ہے۔ جب ابا جان نے یہ مکان خریدا، میری عمر صرف پانچ سال تھی۔ دس برس سے میں اس مکان میں رہ رہا ہوں۔ ہمارا کنبہ بہت بڑا ہے۔ لیکن یہ مکان بہت چھوٹا ہے۔ ابا جان کہتے ہیں کہ وہ اس مکان کو بیچ دیں گے اور ایک بڑا مکان گلبرگ میں خریدیں گے۔ مگر میں اس مکان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ مجھے اس مکان سے محبت ہو گئی ہے۔

This is our house. I was 5 years old when my father bought this house. I have been hying in this house for the last 10 years. Ours is a big family but this house is very small. The father says that he will dispose of this house and will buy a big

house at Gulberg. But I do not want to part with this house. I have love for this house.

28

امجد کے والد بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ وہ یتیم ہو گیا۔ اس کا چچا اسے اپنے گھر لے آیا۔ چچا کا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کی طرح اس کی پرورش کی۔ امجد نے ایم اے کا امتحان پاس کر لیا اور اسے ایک اچھی سی ملازمت مل گئی۔ اب اس کا چچا بوڑھا ہو چکا تھا۔ امجد نے اپنے باپ کی طرح اپنے چچا کی خدمت کی۔ چچا نے امجد کو اپنا داماد بنا لیا۔ امجد اب اپنے چچا کے کنبے کا ممبر بن گیا۔

Amjad's father had died in his childhood. He became orphan. His uncle took him to his own house. The uncle had no son. He brought him up like his own son. Amjad passed his M.A. and got a good job. Now his uncle had become old. Amjad served his uncle like his own father. His uncle made Amjad his own son-in-law. Now Amjad became the member of his uncle's family.

29

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیٹی تھیں۔ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرے دوست تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتی تھیں۔ یہ ایک سادہ سا کمرہ تھا۔ جس کی چھت نہیں تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کا کام خود کرتی تھیں۔ آپ رضی

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سادہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ ﷺ سے بڑی محبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ذہین تھیں اور اسلام کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھیں۔

Hazrat Aisha رضی اللہ تعالیٰ عنہا was the daughter of Hazrat Abu Bakr رضی اللہ تعالیٰ عنہ, who was a close friend of the Prophet ﷺ. She رضی اللہ تعالیٰ عنہا was the wife of the Holy Prophet ﷺ. She رضی اللہ تعالیٰ عنہا lived in a small room. It was a simple room the roof of which was low. Hazrat Aisha رضی اللہ تعالیٰ عنہا did all the house hold work herself. Her رضی اللہ تعالیٰ عنہا life was very simple. She رضی اللہ تعالیٰ عنہا had a great love for the Holy Prophet ﷺ.

She رضی اللہ تعالیٰ عنہا was very intelligent and knew much about Islam.

30

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کوے کو گوشت ملا۔ وہ درخت کی شاخ پر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک لومڑی ادھر آپہنچی۔ لومڑی نے دل میں کہا۔ "یہ ٹکڑا مجھے اس کوے سے حاصل کرنا چاہیے۔" اس نے قریب جا کر کوے سے کہا۔ "میں نے سنا ہے تم اچھا گا سکتے ہو۔ تمہاری آواز بہت میٹھی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تمہارے گیت کا مزا اٹھاؤں۔ کیا تم مہربانی کرکے گانا سناؤ گے؟ اس پر کوا خوش ہو گیا۔

Once upon a time a crow found a piece of meat. It sat on the branch of a tree. In the meantime, a fox reached there. The fox said to herself. "I should get this piece from the crow. "She went near it and said to the crow, "I have heard that

you can sing well. Your voice is very sweet. I wish to enjoy your song. Will you please sing for me?" At this the crow was pleased.

31

یہ تصویر ہمارے گاؤں کی ہے۔ گاؤں کے باہر ہرے بھرے کھیت ہیں۔ اب گرمی کا موسم ہے۔ سورج خوب چمک رہا ہے۔ وہ سامنے گندم کے کھیت ہیں۔ گندم کے کھیتوں میں بڑی چہل پہل ہے۔ جوان، بوڑھے، مرد اور عورتیں مل کر کام کر رہے ہیں۔ فصل پکی ہوئی ہے۔ دیہاتی اب کٹائی کریں گے اور اپنی فصل کو شہر لے جائیں گے۔ ہمارے گاؤں میں بہت سی قابل دید چیزیں بھی ہیں۔ ہم گاؤں خوش ہیں۔ ہم اپنے گاؤں کو خوبصورت بنائیں گے۔

This is the picture of our village. There are green fields outside the village. It is summer now a days. The sun is shining brightly. There are wheat fields in the front. There is great hustle and bustle in the fields of wheat. The old and the young, men and women are working together. The crop is ripe. The villagers will harvest it and take it to the city. There are also many worth seeing things in our village. We are happy in the village. We shall make our village beautiful.

32

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام ابوطالب تھا۔ ابوطالب امیر نہیں تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے اور 9 سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی جنگوں میں حصہ لیا اور کئی کافروں کو قتل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد خلیفہ بنے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھے خلیفہ تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی کی شادی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہادر اور عالم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول مقبول ﷺ سے بے حد پیار تھا۔

Hazrat Ali رضی اللہ تعالیٰ عنہ was the cousin of the Holy Prophet ﷺ. His ﷺ uncle's name was Abu Talib. He was not a rich man. Hazrat Ali رضی اللہ تعالیٰ عنہ lived with the Holy Prophet ﷺ. He رضی اللہ تعالیٰ عنہ accepted Islam at the age of nine. He رضی اللہ تعالیٰ عنہ took part in many battles and killed a lot of non-believers. He رضی اللہ تعالیٰ عنہ became caliph after the death of Hazrat Usman رضی اللہ تعالیٰ عنہ. He رضی اللہ تعالیٰ عنہ was the fourth caliph. The Holy Prophet ﷺ got his daughter married with him رضی اللہ تعالیٰ عنہ. Hazrat Ali رضی اللہ تعالیٰ عنہ was brave and scholar. He رضی اللہ تعالیٰ عنہ had a great love for the Holy Prophet ﷺ.

33

آدمی اپنی قسمت خود بناتا ہے۔ اس کو چاہیے کہ محنت کرے اور لگن سے کام کرے تاکہ وہ اپنی زندگی میں کامیاب ہو سکے۔ محنت اس دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ اگر ہم ماضی میں نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ جتنے بھی عظیم آدمی گزرے ہیں سب نے محنت اور ہمت سے کام لیا اور اپنی قسمت سنواری۔ ابراہم لنکن امریکہ کا صدر گزارا ہے۔ اگر ہم اس کی زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ لکڑہارے کا بیٹا تھا۔ لیکن اس کو پڑھنے کا شوق تھا۔

Man, himself is the architect of his fate. He should work hard and do work with devotion so that he may succeed in his life. Hard work is the greatest truth of this world that cannot be falsified. If we look at the past, we shall come to know that all great men who have passed away, worked with diligence and courage and changed their fate. Ibraham Lincoln was the president of America. If we study his life, we shall come to know that he was the son of a wood cutter. But he was fond of studies.

34

مدینہ عرب کا ایک مقدس شہر ہے۔ یہ مکہ سے تقریباً تین سو میل کے فاصلے پر ہے۔ کاریں یہ فاصلہ چھ سات گھنٹے میں طے کر لیتی ہیں۔ مدینہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر ہے۔ یہاں کئی مساجد ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور مسجد نبوی ہے۔ اس مسجد میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے۔ یہاں ایک لاکھ مسلمان نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مدینہ میں کئی ہوٹل ہیں۔ یہاں پرانی عمارتیں بھی ہیں۔

Madina is a holy city of Arabia. It is at the distance of 300 miles from Makkah. Cars cover this distance in six or seven hours. Madina is the city of Holy Prophet ﷺ. There are several mosques here. But the most famous is the Mosque of the Prophet. The shrine of the Holy Prophet ﷺ is in this mosque. One lac Muslims can offer their prayer here. There are many hotels in Madina. There are also old buildings here.

35

میں نے شیر کو دور سے دیکھا۔ وہ جھاڑیوں میں بیٹھا تھا۔ شیر نے ہمیں دیکھا۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا تم یہیں خاموش بیٹھے رہو۔ میں شیر کے قریب جاتا ہوں۔ اس کے بعد میں نے آہستہ آہستہ شیر کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ اگر میں ذرا سا شور کرتا تو وہ بھاگ جاتا۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ وہ مجھے پتوں میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ابھی تک مجھے نہیں دیکھا تھا۔ میں نے بڑی احتیاط سے بندوق اٹھائی۔

I saw the lion from a distance. He was sitting in the bushes. The lion did not see us, I said to my companion, "You sit quiet here, I go near the lion." Then I began to move towards the lion slowly and slowly. If I had made a little noise he would have run away. At last 1 reached close to him. I could see him clearly in the leaves. He had not seen me so far, I picked up the gun very carefully.

36

چودھری اسلم کا دوست بڑی مدت کے بعد ملنا کے لیے آیا۔ اس نے محسوس کیا کہ چودھری غمگین معلوم ہوتا ہے۔

اس نے پوچھا چودھری صاحب کیا بات ہے؟ اداس کیوں رہتے ہو؟

چودھری: کوئی خاص بات نہیں۔

ایوب: خاص نہیں تو عام سہی آپ بے چین کیوں ہیں؟

چودھری: دنیا میں چین کسے ہے؟ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔

ایوب: دنیا آپ سے متعلق نہیں۔ یہ انسان کی کم ہمتی ہے جو اس کو مایوس کر دیتی ہے۔

Chaudhry Aslam's friend came to see him after a very long time. He felt that Chaudhry was somewhat sad. He asked, 'What is the matter Chaudhry Sahib? Why are you gloomy so much?

Chaudhry: There is nothing in particular.

Ayub: If there is no particular cause, there might be some ordinary one. But why are you so upset?

Chaudhry: Who is in peace in this world? There is neither peace in the day nor at night.

Ayub: The world does not agree with you. It is the lack of courage which disappoints man.

37

یہ سردیوں کی ایک رات تھی۔ ہم سو رہے تھے۔ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں اور میرے والد اٹھ بیٹھے۔ ہم نے سوچا یہ کوئی چور ہوگا۔ اس لئے ہم نے بندوق لے لی اور دروازے پر آ گئے۔ میرے والد نے پوچھا "دروازے پر کون ہے؟" جواب ملا میں ایک غریب آدمی ہوں اور بھوکا ہوں "ہم نے دروازہ کھولا" اس کو اندر لے آئے اور کچھ کھانے کو دیا۔ اس نے ہمارا شکریہ ادا کیا اور چلا گیا۔

It was a night of winter. We were sleeping. Suddenly somebody knocked at the door. My father and I got up. We thought that it would be a thief. Therefore, we took a gun with us and came at the door. My father said,' "Who is at the door'?" We got reply, "I am a poor man and hungry." We opened the door, took him in and gave him something to eat. He thanked us and went away.

38

اب مڈل تک تعلیم ہوگئی ہے۔ اب غریبوں کے بچے بھی تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ حکومت پاکستان نے کالج اور سکول اپنے کنٹرول میں لے لیے ہیں۔ ملک میں ہر شخص کو برابر حقوق ہوں گے۔ حکومت ذہین بچوں کو وظائف دے گی۔ وہ اعلی تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ ہم نیا اور مضبوط پاکستان بنائیں گے۔ ہمیں ملک ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔

Now education is free up to middle. The children of the poor will now also be able to get education. The government of Pakistan has taken over the control of schools and colleges. Everybody will have equal rights in the country Government will award scholarships to the intelligent students. They will be able to get education in the institutions of high standard. We will make a new and strong Pakistan. We should try hard for the progress of the country.

39

عابی میرے بچپن کا دوست تھی۔ اکٹھے کھیلا پڑھا۔ پھر میری ایف اے کے بعد شادی ہو گئی اور میں اپنے میں کے ساتھ لندن چلی گئی۔ عابی نے آگے پڑھا یا اس کی شادی ہو گئی مجھے کچھ خبر نہ ملی۔ جب میں پانچ برس کے بعد وطن لوٹی تو ایک بازار میں اچانک عابی کی بڑی بہن سے میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے عابی کے متعلق پوچھا تو ان کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ میرا گھر نزدیک ہی تھا۔ میں ان کو ساتھ لے آئی تاکہ وہ اطمینان سے مجھے ابھی کے بارے میں کچھ بتا سکیں۔

Aabi was my friend since childhood. We read and played together. Then I was married after doing F.A. and preceded on to London with my husband. I could get no information whether Aabi got further education or she was married. When I returned motherland after 5 years, all of a sudden, I came across Aabi's elder sister one day in the bazar. I asked her anxiously about Aabi, her eyes were filled with tears. My house was nearby. I took her home so that she might tell me something about Aabi with peace of mind.

40

صدر مملکت نے ادیبوں، شاعروں، دانشوروں، مفکروں اور عالموں پر زور دیا ہے کہ اپنی ادبی تخلیقات کے ذریعے ملک کو اسلامی اور فلاحی مملکت بنانے میں حکومت کی مدد کریں۔ صدر گزشتہ روز ایک کتاب کی تعارفی تقریب میں شاعروں، ادیبوں کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

President has stressed upon the writers, poets, intellectuals, thinkers and scholars to assist the government in making the country, as Islamic and welfare state through their literary work. The president was addressing a big gathering of poets and writers the other day on the occasion of introductory ceremony of a book.